Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 189 | بدھ 23 ربیع الثانی ۔ 1418ھ 27 ظہور 1376ھش 27 اگست 1997ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے محبت کرتا ہو اور محبت بھی ایسی جیسے کوئی اپنی اولاد سے کرتا ہے۔ اور ایک دوسرا شخص بار بار کہے کہ یہ شخص مرجائے یا اس کی نسبت اور اسی قسم کی دل آزاری کی باتیں کہے اور اسے تکلیف دے تو وہ شخص ایسی باتوں سے کیونکر خوش ہو سکتا ہے اور وہ باپ جس کے بچے کے لئے کوئی شخص بددعائیں کر رہا ہو یا دیگر رنج دہ کلمات اس کے بچے کی نسبت استعمال کر رہا ہو ایسے شخص سے کب محبت کر سکتا ہے؟ اسی طرح پر اولیاء اللہ بھی اطفال اللہ کا رنگ رکھتے ہیں' کیونکہ انہوں نے جسمانی بلوغ کا چولا اتارا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آغوش رحمت میں پرورش پاتے ہیں۔ وہ خود ان کا متولی۔ متکفل اور ان کے لئے غیرت رکھنے والا ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص (-) ان کی مخالفت کرتا ہے اور ان کے دکھ دینے پر کمربستہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش مارتی ہے اور ان مخالفت کرنے والوں پر اس کا غضب بھڑکتا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے اس کے ایک محبوب کو دکھ دینا چاہا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 229)

آنسو کا ایک قطرہ بھی دوزخ کو حرام کر دیتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

اگر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت اور اس کی خشیت کا غلبہ دل پر ہو اور اس میں ایک رقت اور گدازش پیدا ہو کر خدا کے لئے ایک قطرہ بھی آنکھ سے نکلے' تو وہ یقیناً دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ پس انسان اس سے دھوکا نہ کھائے کہ میں بہت روتا ہوں اس کا فائدہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ آنکھ دکھنے آجائے گی اور یوں امراض چشم میں مبتلا ہو جائے گا۔

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کے حضور اس کی خشیت سے متاثر ہو کر رونا دوزخ کو حرام کر دیتا ہے لیکن یہ گریہ و بکا نصیب نہیں ہوتا جب تک خدا کو خدا اور اس کے رسول کو رسول نہ سمجھے اور اس کی سچی کتاب پر اطلاع نہ ہو۔ نہ صرف اطلاع بلکہ ایمان۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 273)

اللہ کی محبت میں قربانی کیا کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جو بھی مالی قربانی کرتے ہیں اللہ کی محبت کے نتیجے میں کریں' محض ذمہ داری ادا کرنے کی خاطر نہیں یا محض ثواب حاصل کرنے کی خاطر نہیں۔ ایک انفاق فی سبیل اللہ ثواب کی خاطر بھی ہوتا ہے۔ اس انفاق فی سبیل اللہ کو اللہ تعالیٰ تجارت کہہ کر بیان فرماتا ہے (-) وہ تجارت کے سودے ہیں جس میں یہ سودا ہے کہ عذاب الیم سے بچایا جائے اور اس میں انسان غور کرتا ہے فکر کرتا ہے کہتا ہے دیکھو خدا کی خاطر قربانی کا وقت ہے میرے گناہ بخشے جائیں گے میری کمزوریاں دور ہوں گی۔ کئی قسم کے ایسے ذہن میں مفادات رکھتا ہے جن کو قربانی سے وابستہ کرتا ہے یہ ہے تو تجارت ہی مگر مقبول تجارت ہے وہ تجارت ہے جسے اللہ محبت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

مگر جس سودے کی بات میں کر رہا ہوں وہ خالصتاً محبت کا سودا ہے جیسے مائیں اپنے بچوں کے لئے کرتی ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بعض عاشق اپنے محبوبوں کے لئے کرتے ہیں ان کو کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہوتی کہ دنیا میں کسی کو علم ہوا ہے کہ نہیں ہوا۔ ہاں یہ فکر ہوتا ہے کسی اور کو علم نہ ہو جائے۔ پس یہ محبت کا سودا ہے جو خدا سے کریں تو پھر آپ کو "سرا" قربانی کا لطف عطا ہو گا اور یہ لطف آپ کو ہمیشہ کے لئے ایسی قربانی کا ADDICT کر دے گا۔ اس کا ایسا عادی بنا دے گا کہ اس نشے سے پھر آپ کو چھٹکارا مشکل ہو جائے گا۔ پس خدا کے لئے جو کچھ بھی کریں اس کی محبت میں کریں۔ اور اگر محبت کا جذبہ اس وقت موجزن نہیں ہوتا تو فکر کریں کہ آپ کی قربانی کو دوام کیسے ملے گا۔ اس کے لئے ایک دعا ہے جو آنحضرت ﷺ نے (-) سکھائی ہے اسے آپ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ عربی زبان میں تو سب کے لئے بلکہ اکثر کے لئے یاد کرنا مشکل ہے مگر مضمون اس کا اتنا سادہ سا' پیارا سا ہے کہ ہر شخص کو وہ اپنی زبان میں آسانی سے یاد ہو سکتی ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ اے خدا مجھے اپنی محبت عطا کر۔ ان لوگوں کی محبت عطا کر جن کی محبت مجھے تیری طرف لے جائے' ان لوگوں کی محبت عطا کر جن سے تو محبت کرتا ہے' ان چیزوں کی محبت عطا کر جو مجھے تیری محبت کی طرف کھینچ لے جائیں اور ایسی محبت عطا کر کہ شدید پیاسے کو ٹھنڈے پانی سے جو لطف آتا ہے مجھے اس سے زیادہ تیری محبت میں لطف آنے لگے۔ یہ دعا اگر آپ کریں گے تو وہ چیز جو بظاہر ہمارے ہاتھ میں نہیں'

باقی صفحہ 7 پر

نکاح

○ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب نوید مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب (وفات یافتہ) دارالرحمت وسطی ربوہ کی تقریب شادی مورخہ 2- اگست 1997ء کو منعقد ہوئی۔ بارات مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد کی سربراہی میں مکرم چوہدری نصیر حیدر بسراء کے گھر پہنچی۔ اس موقع پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب مربی سلسلہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری نصیر حیدر بسراء صاحب بعوض حق مہر پچیس ہزار روپے پڑھا۔ اسی روز رخصتی ہوئی اور محترم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ اگلے روز دفتر انصار اللہ پاکستان کے وسیع لان میں مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب کے بڑے بھائی مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب مقیم بیلجیم (حال ربوہ) نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں مشروبات وغیرہ سے مہمانوں کی تواضع کی گئی تقریب کے اختتام پر محترم سید محمود احمد ناصر صاحب نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ اپنے فضل سے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم احمد طاہر مرزا صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ' ایم۔ ایل۔ ایس پنجاب یونیورسٹی کو مورخہ 22- اگست 1997ء پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود' وقف نو کی بابرکت و باسعادت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "فائز احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مرزا بشیر احمد صاحب (وفات یافتہ) آف بدوملہی کا پوتا اور مکرم ملک احسان اللہ صاحب سابق مربی مغربی افریقہ' حال ربوہ کا نواسہ ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور باعمر سعادت مند بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شوکت نذیر سندھو صاحب کو دوسرے بیٹے سے مورخہ 97-8-12 کو نوازا ہے۔ بچے کا نام باسل نذیر رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب آف راولپنڈی کا نواسہ اور چوہدری نذر محمد نذیر گولیکی صدر محلہ دارلشکر کا پوتا ہے۔ احباب کرام سے نومولود کے نیک اور صالح ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

محض دعا کے لفظوں کی بات نہیں ہوا کرتی۔ خدا کی نظر دعا کی گہرائی پر پڑتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

27- ظہور 1376 ہش   27- اگست 1997ء

جسم و روح کی سیرابی کا ذریعہ : محبتِ الٰہی

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ محترمہ کی سیرت کا بیان ایک ایسی پر لطف داستان ہے کہ جب سے یہ کتاب چھپی ہے اسکے بیسیوں ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ اور حضرت چوہدری صاحب کی والدہ کی نیکیوں کا ذکر نسل در نسل منتقل ہو رہا ہے۔ حضرت چوہدری صاحب اپنی والدہ محترمہ کو بے بے جی کہا کرتے تھے جو پنجاب کے دیہاتوں میں ماؤں کو ادب سے بلانے کا قدیم طریقہ تھا۔ بے بے جی کی سیرۃ میں یوں تو بہت سی باتیں نظر آتی ہیں مگر ان سب باتوں کا نکتہ مرکزی اللہ تعالیٰ سے آپ کی محبت اور اس محبت کا اظہار ہے۔ حضرت بے بے جی یوں تو ان پڑھ تھیں مگر اللہ کی محبت کا جو ہر جو ایمان نیکی اور تقویٰ کی بنیاد ہے وہ آپ میں ایسا کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ آج کے قلم اور علم کے دور میں عام آدمی کو یہ بات سمجھ میں آنی مشکل ہے کہ کس طرح سے اللہ کی محبت کا یہ گہرا تصور آپ کے دل کی گہرائیوں میں جاگزیں ہو گیا تھا۔ کیونکہ جب کسی شخص کے علم اور سمجھ اور ایمان کو جانچنا ہو تو اکثر لوگ یہ سوال ضرور کرتے ہیں کہ اس کی تعلیم کیا ہے؟ لیکن ناخواندہ حضرت بے بے جی سے جب پوچھا گیا تو آپ نے اپنی زندگی کا وسطی نقطہ اللہ کی محبت کو قرار دیا۔ اللہ کی محبت ہی دراصل ہر نیکی اور تقویٰ کی بنیاد ہے۔ اور اللہ کی محبت سے دوری ہی ہر گناہ ظلم اور کمزوری کا سبب بن جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ کی محبت نہ ہوگی تو اس کی ناراضگی کا خوف بھی نہیں ہوگا۔ جب اللہ کا ڈر دل سے نکل جائے تو ایسا شخص ہر گناہ پر دلیر ہو جاتا ہے۔ اور پھر اسے دنیا کا' معاشرے کا' یا قانون کا ڈر بھی باقی نہیں رہتا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع مغربی ممالک کے دورے پر جاتے ہیں تو کہیں نہ کہیں یہ سوال ضرور آپ سے کیا جاتا ہے کہ دنیا بھر سے جرائم ختم کرنے کا طریق کیا ہے۔ آپ کا اکثر جواب یہی ہوتا ہے کہ اللہ پر ایمان اور اللہ کی محبت کا حصول ہی گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

اللہ سے محبت کی تعلیم وہ تعلیم ہے جو ہمیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے عطا فرمائی ہے اور اس بات کو ایسے خوبصورت انداز میں اپنی تحریروں میں بیان فرمایا ہے کہ اس کو پڑھ کر دل پر ایک خاص اور گہرا اثر ہوتا ہے۔ آج کے اداریے میں ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد اسی محبت کے حصول کی نیت سے پیش کر رہے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"خدا کا قانون قدرت اور صحیفہ فطرت جس کا سلسلہ قدیم سے اور انسان کی بنیاد کے وقت سے چلا آتا ہے۔ وہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ خدا کے ساتھ تعلق شدید پیدا ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے احسان اور حسن سے تمتع اٹھایا ہو۔ اور ابھی ہم لکھ چکے ہیں کہ احسان سے مراد خدا تعالیٰ کے اخلاقی نمونے ہیں جو کسی انسان نے اپنی ذات کی نسبت بچشم خود دیکھے ہوں مثلاً بے کسی اور عاجزی اور کمزوری اور یتیمی کے وقت میں خدا اس کا متولی ہوا ہو۔ اور حاجتوں اور ضرورتوں کے وقت میں خدا نے خود اس کی حاجت براری کی ہو۔ اور سخت اور کمر شکن غموں کے وقت میں خدا نے خود اس کی مدد کی ہو اور خدا طلبی کے وقت میں بغیر توسط کسی مرشد اور ہادی کے خود خدا نے اس کی رہنمائی کی ہو۔ اور حسن سے مراد بھی خدا تعالیٰ کی وہی صفات حسنہ ہیں جو احسان کے رنگ میں ملاحظہ ہوتی ہیں۔ مثلاً خدا کی قدرت کاملہ اور رفق اور وہ لطف اور وہ ربوبیت اور وہ رحم جو خدا میں پایا جاتا ہے اور وہ عام ربوبیت اس کی جو مشاہدہ ہو رہی ہے اور وہ عام نعمتیں اس کی جو انسانوں کے آرام کے لئے بکثرت موجود ہیں۔ اور وہ علم اس کا جس کو انسان نبیوں کے ذریعے سے حاصل کرتا ہے اور اس کے ذریعہ سے موت اور تباہی سے بچتا ہے۔ اور اس کی یہ صفت کہ وہ بیقراروں اور درماندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ اور اس کی یہ خوبی کہ جو لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں وہ ان سے زیادہ ان کی طرف جھکتا ہے یہ تمام صفات خدا کی اس کے حسن میں داخل ہیں۔ اور پھر وہی صفات ہیں کہ جب ایک شخص خاص طور پر ان سے فیضیاب بھی ہو جاتا ہے تو وہ اس کی نسبت احسان بھی کہلاتی ہیں گو دوسرے کی نسبت فقط حسن میں داخل ہیں اور جو شخص خدا تعالیٰ کی ان صفات کو جو درحقیقت اس کا حسن اور جمال ہے احسان کے رنگ میں بھی دیکھ لیتا ہے تو اس کا ایمان نہایت درجہ قوی ہو جاتا ہے اور وہ خدا کی طرف ایسا کھینچا جاتا ہے جیسا کہ ایک لوہا آہن ربائی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اس کی محبت خدا سے بہت بڑھ جاتی ہے اور اس کا بھروسہ خدا پر بہت قوی ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ وہ اس بات کو آزمالیتا ہے کہ اس کی تمام بھلائی خدا میں ہے اس لئے اس کی امیدیں خدا پر نہایت مضبوط ہو جاتی ہیں۔ اور وہ طبعًا نہ کسی تکلف اور بناوٹ سے خدا کی طرف جھکا رہتا ہے اور اپنے تئیں ہر دم خدا سے مدد پانے کا محتاج دیکھتا ہے اور اس کی ان صفات کاملہ کے تصور سے یقین رکھتا ہے کہ وہ ضرور کامیاب ہوگا کیونکہ خدا کے فیض اور کرم اور جود کے بہت سے نمونے اس کا چشمدید مشاہدہ ہوتا ہے اس لئے اس کی دعائیں قوت اور یقین کے چشمہ سے نکلتی ہیں اور اس کا عقد ہمت نہایت مضبوط اور مستحکم ہوتا ہے اور آخر کار بمشاہدہ آلاء اور نعماء الٰہی کے نور یقین بہت زور کے ساتھ اس کے اندر داخل ہو جاتا ہے اور اس کی ہستی بکلی جل جاتی ہے۔ اور بباعث کثرت تصور عظمت اور قدرت الٰہی کے اس کا دل خدا کا گھر ہو جاتا ہے اور جس طرح انسان کی روح اس کے زندہ ہونے کی حالت میں کبھی اس کے جسم سے جدا نہیں ہوتی اسی طرح خدائے قادر ذوالجلال کی طرف سے جو یقین اس کے اندر داخل ہوا ہے وہ کبھی اس سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور ہر وقت پاک روح اس کے اندر جوش مارتی رہتی ہے اور اسی پاک روح کی تعلیم سے وہ بولتا ہے اور حقائق اور معارف اس کے اندر سے نکلتے ہیں اور خدائے ذوالعزت والجبروت کا خیمہ ہر وقت اس کے دل میں لگا رہتا ہے اور یقین اور صدق اور محبت کی لذت ہر وقت پانی کی طرح اس کے اندر بہتی رہتی ہے جس کی آبپاشی سے ہر ایک عضو اس کا سیراب نظر آتا ہے۔ آنکھوں میں ایک جدا سیرابی مشہود ہوتی ہے۔ پیشانی پر الگ ایک نور اس سیرابی کا لہراتا دکھائی دیتا ہے۔ اور چہرہ پر محبت الٰہی کی ایک بارش برستی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ اور زبان بھی اس نور کی سیرابی سے پورا حصہ لیتی ہے۔ اسی طرح تمام اعضاء پر ایک ایسی شگفتگی نظر آتی ہے جیسا کہ ابر بہار کے برسنے کے بعد موسم بہار میں ایک دلکش تازگی درختوں کی ٹہنیوں اور پتوں اور پھولوں اور پھلوں میں محسوس ہوتی ہے۔ لیکن جس شخص میں یہ روح نہیں اتری اور یہ سیرابی اس کو حاصل نہیں۔ اس کا تمام جسم مردار کی طرح ہوتا ہے اور یہ سیرابی اور تازگی اور شگفتگی جس کی قلم تشریح نہیں کر سکتی یہ اس مردار دل کو مل ہی نہیں سکتی جس کو نور یقین کے چشمے نے شاداب نہیں کیا بلکہ ایک طرح کی سڑی ہوئی بدبو اس سے آتی ہے۔ مگر وہ شخص جس کو نور دیا گیا ہے اور جس کے اندر یہ چشمہ پھوٹ نکلا ہے اس کی علامات میں سے یہ ایک علامت ہے کہ اس کا جی ہر وقت یہی چاہتا ہے کہ ہر ایک بات میں اور ہر ایک قول میں اور ہر ایک فعل میں خدا سے قوت پاوے۔ اسی میں اس کی لذت ہوتی ہے اور اسی میں اس کی راحت ہوتی ہے۔ اور وہ اس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اول ص 189)

مجھے ہر روز ملتا ہے یہ تحفہ
جلا پاتا ہوں میں نورِ سحر سے
مجھے عزمِ مصمّم تھامتا ہے
کبھی ہٹتا نہیں اپنی ڈگر سے
نہیں میں دیکھتا منزل کی جانب
غرض ہے بس مجھے اپنے سفر سے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

چونکہ اوپر (۔) ان ابتلاؤں کا ذکر ہے جو انبیاء کی جماعتوں پر آتے ہیں اس لئے یہاں لقائے الٰہی سے مراد اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت کا نزول ہے اور ایمان والوں کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ دشمنوں کی شرارتوں کو دیکھ کر تمہارے دلوں میں مایوسی نہیں آنی چاہئے۔ اور تمہیں کبھی یہ تصور بھی نہیں کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اکیلا چھوڑ دے گا اور دشمن تمہیں تباہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ وہ ابتلاؤں کے ذریعہ صرف تمہارا امتحان لینا چاہتا ہے ورنہ وہ تمہارے ساتھ ہے اور اس کے فرشتے تمہاری تائید میں کام کر رہے ہیں پس دشمن خواہ تمہیں کس قدر ستائے اور تم پر عرصہ حیات تنگ کرنے کی کوشش کرے تمہیں اس بات پر کامل یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تم سے ترقی کے وعدے کئے ہوئے ہیں وہ پورے ہو کر رہیں گے اور وہ تمہاری مدد کے لئے دوڑتا چلا آئے گا۔ اگر تم ابتلاؤں میں ثابت قدمی دکھاؤ گے اور خدا تعالیٰ پر کبھی بدظنی نہیں کرو گے بلکہ امید رکھو گے کہ خدا تعالیٰ آسمان سے اترے گا تو تمہارا خدا تم سے ایسا ہی سلوک کرے گا۔ اور وہ تمہارے لئے ایسی غیرت دکھائے گا جس کی مثال اور کہیں نظر نہیں آئے گی۔

اس زمانہ میں ہماری قوم کے تنزل کی سب سے بڑی وجہ یہی ہوئی کہ ان کا ایک زندہ خدا پر ایمان نہ رہا۔ اور معجزات اور خوارق کے متعلق انہوں نے یہ خیال کر لیا کہ یہ صرف پہلے زمانہ کے لوگوں کے لئے دکھائے جاتے تھے اب خدا (اللہ تعالیٰ کی پناہ) ان نشانات کے دکھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا کوئی ولولہ نہ رہا اور وہ مایوسی کا شکار ہو گئے۔ دین حق اس نظریہ کو غلط قرار دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ جو لوگ اپنے محبوب کی ملاقات یعنی اس کی نصرت اور تائید پر کامل یقین رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مدد کے لئے آسمان سے اتر آتا ہے اور وہ اسی طرح ان کی تائید کرتا ہے جس طرح پہلے انبیاء کی جماعتوں کی اس نے تائید کی۔ مگر ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔ ابتلاؤں کا بھی ایک دور ہوتا ہے اور کامیابیوں اور فتوحات کا بھی ایک دور ہوتا ہے اور کامل صاحب ایمان وہی ہوتا ہے جو مصائب اور آفات میں اللہ تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ رکھتا ہے جب اس کا یقین اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے تو (یاد رکھو اللہ کی مدد قریب ہے) کا اسے مژدہ سنایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے دشمن کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی کی طرف (۔) آخری حصہ میں یہ کہہ کر اشارہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی دعاؤں کو سننے والا اور ان کے حالات کو جاننے والا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ان کی دعاؤں کو قبول نہ کرے اور دشمن کے ظالمانہ رویہ کو روکتے ہوئے اسے سزا نہ دے۔

ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے کہ روس کا بادشاہ پیٹر ایک دفعہ کسی ضروری امر پر غور کرنے کے لئے اپنے بالاخانہ پر بیٹھ گیا۔ اور اس نے حکم دے دیا کہ کسی شخص کو اندر آنے کی اجازت نہ پرانے زمانے میں دروازے نہیں ہوتے تھے۔ صرف پردے لٹکائے جاتے تھے اور عربی کتابوں سے پتہ لگتا ہے کہ مسلمانوں کے مکانوں میں بھی دروازے نہیں ہوتے تھے۔ اسی لئے حکم تھا کہ جب آؤ تو اجازت لے کر آؤ۔ بہرحال اس نے ڈیوڑھی پر ٹالسٹائے کو جو اس کا چپڑاسی تھا بٹھا دیا اور اسے کہہ دیا کہ کسی کو اندر نہ آنے دینا۔ میں ایک ضروری امر کے متعلق غور کر رہا ہوں۔ اتفاقاً کوئی شہزادہ آ گیا۔ اس نے بادشاہ کے پاس کسی کام کے لئے جانا چاہا روس کے شاہی قانون کے مطابق شہزادہ کو کوئی شخص روک نہیں سکتا۔ شہزادوں کو یہ اجازت تھی کہ وہ بادشاہ کے پاس جب چاہیں چلے جائیں۔ انہیں کسی اجازت کی ضرورت نہیں۔ پھر یہ بھی روسی قانون تھا کہ کوئی غیر فوجی آدمی کسی فوجی کو نہیں مار سکتا۔ کسی بڑے افسر کو چھوٹا افسر نہیں مار سکتا اور کسی شہزادہ کو کوئی غیر شہزادہ نہیں مار سکتا یا کسی نواب کو کوئی غیر نواب نہیں مار سکتا۔ پس چونکہ قانون اجازت دیتا تھا کہ شہزادے بغیر کسی روک کے بادشاہ کے پاس چلے جایا کریں اس لئے شہزادے نے اندر داخل ہونا چاہا مگر جونہی وہ اندر داخل ہونے لگا۔ ٹالسٹائے نے آگے بڑھ کر کہا۔ حضور شہزادہ صاحب بادشاہ کا حکم ہے کہ کسی کو اندر نہ آنے دیا جائے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے مگر تمہیں پتہ ہے میں شہزادہ ہوں۔ اور شہزادوں کے متعلق یہ قانون ہے کہ وہ بغیر کسی روک کے بادشاہ کے پاس جا سکتے ہیں۔ اس نے کہا پتہ ہے۔ اس پر شہزادے کو غصہ آیا اور اس نے اسے دو چار کوڑے لگائے اور کہا باوجود اس قانون کے معلوم ہونے کے تم یہ جرات کرتے ہو کہ مجھے اندر داخل ہونے نہیں دیتے۔ اس نے مار کھا لی اور شہزادے نے بھی دو چار ہنٹر مارنے کے بعد سمجھ لیا کہ اسے اب سبق آ گیا ہو گا۔ چنانچہ وہ پھر اندر داخل ہونے کے لئے آگے بڑھا۔ مگر ٹالسٹائے نے پھر اسے روک لیا اور کہا حضور بادشاہ نے اندر جانے سے منع فرمایا ہے۔ اس پر اس نے پہلے سے بھی زیادہ اسے مارا۔ اور خیال کیا کہ اب اسے سمجھ آ گئی ہو گی۔ مگر جب اس نے پھر محل میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ تو ٹالسٹائے نے پھر اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور کہا حضور بادشاہ کا حکم ہے کہ کوئی شخص اندر نہ آئے اس پر شہزادے نے پھر اسے تیسری بار مارا۔ شہزادہ کے بار بار مارنے اور پھر غصہ سے اس کی آواز کے بلند ہونے کی وجہ سے جب شور پیدا ہوا تو قدرتی طور پر بادشاہ بھی اس طرف متوجہ ہو گیا اور وہ تمام نظارہ اوپر بیٹھ کر دیکھتا رہا۔ جب شہزادہ اسے تیسری دفعہ مار چکا تو بادشاہ نے غصہ والی آواز بنا کر کہا۔ ٹالسٹائے! ادھر آؤ۔ ٹالسٹائے دوڑ کر اندر گیا۔ ساتھ ہی شہزادہ بھی جوش کی حالت میں داخل ہو گیا۔ اور اس نے چاہا کہ وہ بادشاہ سے شکایت کرے۔ جب ٹالسٹائے پہنچا تو بادشاہ نے کہا۔ ٹالسٹائے یہ کیسا شور تھا؟ اس نے کہا حضور شہزادہ صاحب تشریف لائے تھے اور اندر آنا چاہتے تھے مگر مجھے چونکہ حضور کا حکم تھا کہ کسی کو اندر نہیں آنے دینا اس لئے میں نے عرض کر دیا کہ آپ کو اندر جانے کی اجازت نہیں۔ اور جب یہ زبردستی اندر داخل ہونے لگے تو میں نے ان کو روکا۔ بادشاہ نے کہا۔ پھر اس نے کہا پھر انہوں نے مجھے مارا۔ بادشاہ نے شہزادہ سے پوچھا۔ کیا یہ ٹھیک ہے۔ اس نے کہا۔ ٹھیک ہے لیکن روس کا قانون یہ اجازت نہیں دیتا کہ شہزادہ کو اندر داخل ہونے سے روکا جائے۔ بادشاہ نے کہا یہ درست ہے کہ روس کا قانون یہ اجازت نہیں دیتا کہ شہزادہ کو اندر داخل ہونے سے روکا جائے۔ لیکن کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ بادشاہ پر اپنے ملک کی کئی قسم کی ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ جن کے لئے بسا اوقات اسے غور اور فکر کی ضرورت ہوتی ہے اور غور و فکر کے لئے علیحدگی ضروری ہوتی ہے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ حکومت کی ذمہ داریاں تو ادا ہوں یا نہ ہوں لیکن قانون کے محض الفاظ پورے ہوتے چلے جائیں میرے سامنے اس وقت ایک بہت بڑی مہم تھی جو حکومت سے تعلق رکھتی تھی اور میں چاہتا تھا کہ مجھے کچھ وقت ملے تو میں اس کے متعلق سکیم سوچوں اور غور کروں کہ کس طرح اپنے ملک کو خطرہ سے بچایا جا سکتا ہے۔ کیا ان حالات میں میرا یہ حق نہ تھا کہ میں حکم دے دیتا کہ کوئی شخص اندر نہ آئے اور میری توجہ کو کسی اور طرف نہ پھیرے۔ ٹالسٹائے نے عقلمندی اور ادب سے کام لیا اور اس نے میرے حکم کی فرمانبرداری کی۔ مگر تم نے میرا بیٹا ہوتے ہوئے میرے حکم کی نافرمانی کی۔ اور تم نے جو اس کو مارا تو اس کے کسی جرم کی وجہ سے نہیں مارا بلکہ اس لئے مارا کہ اس نے میری فرمانبرداری کیوں کی۔ اس کے بعد بادشاہ نے ٹالسٹائے کے ہاتھ میں کوڑا دے کہ کہا ٹالسٹائے اٹھو اور اس کوڑے سے شہزادہ کو مارو۔ شہزادے نے کہا۔ روس کا قانون اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی غیر فوجی کسی فوجی آدمی کو مارے۔ میں فوجی ہوں اور یہ غیر فوجی ہے اس لئے یہ مجھے مار نہیں سکتا۔ بادشاہ نے کہا۔ ٹالسٹائے میں تم کو فوجی عہدہ دیتا ہوں تم اسے مارو۔ گویا بادشاہ نے بتایا کہ اگر روس کا قانون یہ ہے کہ کوئی غیر فوجی کسی فوجی کو مار نہیں سکتا تو فوجی عہدے دینا بھی تو میرے اختیار میں ہے۔ میں ٹالسٹائے کو فوجی عہدہ دے دیتا ہوں۔ اس پر پھر شہزادے نے کہا۔ میں فوج میں کرنل یا جرنیل ہوں۔ مجھے میرے برابر کا آدمی ہی مار سکتا ہے چھوٹا نہیں۔ بادشاہ نے کہا ٹالسٹائے میں تم کو بھی وہی عہدہ دیتا ہوں۔ اس پر شہزادے نے کہا روس کا قانون یہ ہے کہ کسی نواب کو کوئی غیر نواب سزا دینے پر مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ بادشاہ نے کہا۔ نواب بنانا بھی میرے اختیار میں ہے اے نواب ٹالسٹائے میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم اس شہزادہ کو مارو۔ اور اس طرح بادشاہ نے شہزادہ کے ہر عذر کو توڑا اور آخر ٹالسٹائے سے اس کو پٹوایا۔ کیونکہ ٹالسٹا نے بادشاہ کی خاطر مار کھائی تھی۔ اسی طرح جو شخص اس لئے پیٹا جائے گا کہ وہ خدا کی بات پر ایمان لایا۔ یا خدا کی آواز پر اس نے لبیک کہا۔ دنیا کا چھوٹا ہو یا بڑا جو اس کو مارے گا اور سزا دے گا خدا اسے نہیں چھوڑے گا جب تک اسے سزا نہ دے لے خدا تعالیٰ کے کوڑے کے مقابلہ میں کسی انسان کا کوڑا نہیں چل سکتا۔ لوگ اپنی کثرت پر گھمنڈ کرتے ہیں۔ لوگ اپنے جتھے پر گھمنڈ کرتے ہیں۔ لوگ اپنی حکومتوں پر گھمنڈ کرتے ہیں مگر ہمارے خدا کی حکومت دنیا کی حکومتوں سے بہت بڑی ہے۔

ایک اچھی بات

خدا سے رشتہ قائم کرنے کے لئے اسے خوش کرنے کے لئے خود بھی پاک ہو جانا نہایت ضروری ہے۔ اس پر سچا ایمان لانا چاہئے۔ اور یہ جان لینا چاہئے کہ تمام محامد اور تعریفوں اور خوبیوں کے لئے وہی ایک پاک ذات سزاوار ہے۔

آپ کا خط ملا

مکرمہ عامرہ عطیہ صاحبہ بنت مکرم اسلم ایاز صاحب ربوہ سے تحریر کرتی ہیں۔

دلی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے دینی و علمی روزنامہ "الفضل" کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔

ایسے مضامین کی آجکل کثرت سے ضرورت ہے جیسا کہ مکرم سید منصور احمد بشیر مربی سلسلہ نے "ربوہ کی امتیازی خصوصیات" کے عنوان سے لکھا ہے۔ جو کہ آپ کی وساطت سے الفضل مورخہ 8 اگست کے شمارہ میں صفحہ 3 پر شائع ہوا ہے۔

خاص طور پر ہماری وہ نسل جو ان حالات میں ربوہ سے باہر رہ رہی ہے۔ کو ربوہ جیسے بابرکت شہر سے متعلق معلومات بہم پہنچانا ازبس ضروری ہے۔ یہ مضمون انکی ایک جھلک پیش کرتا ہے۔ یہ ایک لامتناہی سلسلہ شروع کیا جا سکتا ہے۔ ربوہ شہر کے جنم دن سے لیکر آج تک اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ۔

"ربوہ کی امتیازی خصوصیات" میں یہ صاحب ایک نمایاں خصوصیت لکھنا شاید بھول گئے یا ان کے علم میں یہ بات نہ آ سکی کہ بفضل خدا تعالیٰ لجنہ ربوہ ہومیو پیتھک کلینک کا باقاعدہ آغاز 15 دسمبر 1996ء سے کر چکی ہے۔ اب تک بفضل خدا تعالیٰ پونے سات ہزار مریض دیکھے جا چکے ہیں۔ خاکسارہ اس کلینک کی انچارج ہے۔ جبکہ فضل عمر ہسپتال میں دو شعبوں فزیو تھراپی، ہومیو پیتھی کی انچارج کی حیثیت سے بھی خدمت

باقی صفحہ (؟) پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ عبدالحلیم۔ مربی سلسلہ

نیکی کا بدلہ

یہ تب کی بات ہے جن دنوں خاکسار کی تعیناتی ضلع گوجرانوالہ میں تھی ایک دن ضروری کام کے سلسلہ میں گجرات جانا پڑا۔ واپسی پر گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی بس پر سوار ہوا جب بس وزیر آباد پہنچی تو میں نے دیکھا میرے ایک کلاس فیلو جو ان دنوں بحیثیت مربی وزیر آباد میں تعینات تھے (آجکل گنی بساؤ) میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں کے والد صاحب بس میں سوار ہوئے بس مسافروں سے کچھا کچھ بھری ہوئی تھی۔ بیٹھنا تو کجا کھڑا ہونا بھی محال نظر آتا تھا میں چونکہ انہیں جانتا تھا اس لئے اپنی سیٹ سے اٹھا اور ان سے دریافت کیا آپ نے کہاں جانا ہے جواب ملا لاہور میں نے انہیں اپنی سیٹ پیش کر دی اور کرایہ ادا کر کے ٹکٹ ان کے ہاتھ میں تھمادی وہ بہت خوش ہوئے زیادہ رش ہونے کی وجہ سے نہ بات ہو سکی نہ زیادہ تعارف ہو سکا بس انہیں اتنا معلوم ہو سکا کہ خاکسار ان کے بیٹے کا کلاس فیلو ہے خاکسار گوجرانوالہ اتر گیا اور وہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس واقعہ سے وہ اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے سندھ جا کر اپنے بیٹے (مربی صاحب) کو خط میں تفصیلاً یہ بات لکھی چونکہ تفصیلاً تعارف نہ ہو سکا اس لئے وہ خاکسار کا نام نہ جان سکے۔

چونکہ مربیان کی ماہانہ میٹنگ ہوتی ہے۔ اور میٹنگ پر ہی میں نے برسبیل تذکرہ اپنے دوست مکرم حمید اللہ صاحب ظفر مربی سلسلہ سے ذکر کیا کہ آپ کے والد مجھے دوران سفر ملے تھے مربی صاحب یہ بات سن کر بے تکلفانہ انداز میں مجھے یہ کہنے لگے "اچھا حلیم تم سے میرے والد صاحب کی ملاقات ہوئی تھی۔" اور بات کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے بتایا "کہ میرے والد صاحب تمہارے حسن سلوک کی وجہ سے اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے سندھ جا کر سارا واقعہ مجھے تفصیلاً لکھا کہ "خدا تعالیٰ نے تمہارے دوست کے ذریعے کس طرح سے میری تائید کی اس کے بعد میرے دوست مربی صاحب چند لمحوں کے لئے رک گئے اور بھرائی ہوئی آواز میں خدا کی حمد و ثناء کرتے ہوئے فرمانے لگے "خدا کی عجیب شان ہے کس طرح چھوٹی چھوٹی نیکیوں کی جزا من و عن دیتا ہے۔ اور بتانے لگے "کہ جن دنوں ہم لوگ جامعہ میں پڑھا کرتے تھے ایک دن مجھے ہسپتال جانا پڑا اتفاق سے آپ کی والدہ صاحبہ جن کو میں پہچانتا تھا ہسپتال کے گیٹ پر تانگے کے انتظار میں کھڑی تھیں مجھے پتہ چلا تو میں نے فوری طور پر تانگہ کا بندوبست کیا اور کرایہ ادا کر کے آپ کی والدہ صاحبہ کو تانگے میں سوار کرا دیا۔ خدا کی عجیب شان کئی سال بعد بعینہ وہی واقعہ تمہارے ذریعہ میرے والد صاحب کے ساتھ دہرایا گیا۔"

صرف اسی پر اکتفا نہیں بلکہ بعینہ اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی میرے ساتھ پیش آیا 28 فروری 1997ء کو میری والدہ صاحبہ کی ربوہ میں وفات ہوئی میں ان دنوں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں ضلع سانگھڑ (سندھ کے) دورہ پر تھا۔ چونکہ جمعہ کا روز تھا بہت ساری جماعتوں کا دورہ کر کے خاکسار شہدادپور سے پانچ، چھ کلو میٹر دور گوٹھ فتح پور میں رات قیام کے لئے ٹھہرا ہوا تھا۔ امی جان کی وفات ساڑھے بارہ پونے ایک بجے کے قریب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوئی ربوہ سے تقریباً دو بجے میرے برادر نسبتی مکرم بشارت احمد نوید مربی سلسلہ نے شہدادپور شہر میں صوفی غلام رسول صاحب ناظم انصار اللہ ضلع کو بذریعہ فون اطلاع دی۔ اب یہاں سے قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ کس طرح خدا کی تائید و نصرت قدم قدم پر میرے شامل حال رہی۔ اتفاق پر اتفاق ہونے شروع ہو گئے۔ یہ تو احباب بھی جانتے ہی ہیں کہ حضرت امام جماعت الرابع نے ایک نکتہ بیان فرمایا تھا کہ اتفاقات پر اتفاقات تقدیر الٰہی ہوتے ہیں۔ یہ تو اللہ کی رحمت کے نظارے ہیں۔ عین اسی رات صوفی غلام رسول صاحب کے پاس رات بارہ بجے مہمان آئے ان کے پاس کار تھی اسی کار کے ذریعہ مکرم صوفی صاحب مجھے اطلاع دینے گئے حسن اتفاق سے میرے پاس وقف جدید کی گاڑی بمعہ ڈرائیور موجود تھی میں نے یہ خبر سنتے ہی ان کو ساتھ لیا اور شہدادپور آ گیا۔ میرے شہدادپور پہنچنے سے پہلے پہلے مکرم صوفی صاحب اور رانا حنیف احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع سانگھڑ نے کراچی ملک منیر احمد صاحب کو فون کر کے ہوائی جہاز کی سیٹ کے لئے پیغام دیدیا اللہ ان کو جزا دے انہوں نے فوری طور پر بندوبست کروا دیا اور شہدادپور پیغام بھجوایا کہ حسن اتفاق سے چانس پر سیٹ مل گئی ہے بہر صورت میں آپ نو بجے تک ایئرپورٹ پر پہنچ جائیں خاکسار نے شہدادپور سے مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید سے فون پر رابطہ کیا انہیں پہلے ہی سارے واقعہ کی اطلاع ہو چکی تھی انہوں نے میری آواز سنتے ہی "ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف ہمارا لوٹنا ہے۔" کا فقرہ دہرایا۔ دلاسہ دیا اور تعزیت فرمائی میں نے ربوہ آنے کی اجازت طلب کی اور ساتھ ہی یہ عرض کیا کہ اس وقت شہدادپور سے ٹرین یا بس کے ذریعہ بروقت ایئرپورٹ پہنچنا محال نظر آ رہا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں وقف جدید والی گاڑی کے ذریعہ کراچی چلا جاؤں انہوں نے جواباً فرمایا۔ "آپ اس گاڑی کی بات کر رہے ہیں اس کو فوراً کراچی لے جائیں اور بالکل فکر نہیں کرنا میں نے ربوہ سے وقف جدید کی گاڑی کا فیصل آباد سے آپ کو لے آنے کا انتظام کر دیا ہے۔

چونکہ میں دورے پر تھا میرے کپڑے وغیرہ سانگھڑ پڑے ہوئے تھے میں نے رانا حنیف صاحب کو شہدادپور سے سانگھڑ فون کیا کہ وقت بہت کم ہے کراچی کے لئے روانہ ہو رہے ہیں آپ براہ مہربانی میرا سامان وغیرہ لے کر فلاں جگہ پہنچ جائیں اور وہ تو گویا پہلے ہی تیار بیٹھے تھے آدھ پون گھنٹے کے بعد مقررہ جگہ پر پہنچ گئے، میرا سامان مجھے تھمایا میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور کراچی کے لئے روانہ ہوا۔ اللہ کے فضل سے کراچی بروقت پہنچ گیا جب ٹکٹ لینے لگے جس کی قیمت دو ہزار چالیس روپے تھی میں نے اڑھائی ہزار نکالے اور پیش کر دیئے مکرم صوفی صاحب جو میرے ساتھ شہدادپور سے کراچی تشریف لائے تھے انہوں نے پانچ سو مجھے لوٹا کر میرے اصرار کے باوجود چالیس روپے ادا کر دیئے۔ میں جب ہوائی جہاز میں بیٹھا ہوا ان سارے اتفاقات کے بارہ میں سوچ رہا تھا تو معاً میرے ذہن میں حضرت امام جماعت الرابع کی ایک بات یاد آئی جب زیادہ اتفاقات ہوں تو وہ اتفاقات نہیں بلکہ تقدیر الٰہی ہوتی ہے میں ابھی انہیں خیالات میں حیران و غلطاں تھا اور خدا تعالیٰ کا شکر بجا لا رہا تھا اے میرے مالک کس چیز کی جزا دی ہے۔ ہر قدم پر نصرت فرمائی ہر مرحلہ آسان فرما دیا یکدم میرے ذہن میں چند سال پہلے گوجرانوالہ ہی میں پیش آنے والا واقعہ یاد آ گیا ایک دن میں موضع ترگڑی سے گوجرانوالہ شہر گیا ایک نوجوان فیصل آباد سے تعلق رکھنے والے تھے کچھ پریشان سے دکھائی دیئے میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ میں ایک وفات کا پیغام لے کر وزیر آباد جا رہا ہوں اور میں اس علاقہ میں اجنبی ہوں مجھے اسکی حالت پر ترس آ گیا میں نے اس سے وعدہ کیا کہ میں آپ کے ساتھ وزیر آباد جاؤں گا کیونکہ میں اس علاقے کو جانتا تھا جہاں اس مہمان نوجوان نے جانا تھا چنانچہ ہم وزیر آباد پہنچ گئے مکان ڈھونڈا وفات کا پیغام دیا پھر اس کے بعد خاکسار نے اس نوجوان کو وزیر آباد سے فیصل آباد جانے والی بس پر سوار کروایا اور اس کا کرایہ بھی اپنی جیب سے ادا کیا۔ اس وقت جو تقریباً 40 روپے تھا وہ چالیس روپے تو خدا تعالیٰ نے کراچی ایئرپورٹ پر صوفی صاحب کے ذریعہ سے واپس لوٹا دیئے اور خدا نے بتا دیا یہ تو وہ ہیں جو اس دن تعزیت پر جانے والے نوجوان پر خرچ کئے تھے باقی انعام و اکرام اور تائید و نصرت یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فضل کے طور پر تھا۔ میرا سندھ سے امی جان کے جنازے میں شرکت کرنا بظاہر ناممکن تھا لیکن خدا نے اس حقیر سی نیکی کو محفوظ رکھا ہوا تھا اور باوجود نامساعد حالات کے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار ایک بجے دوپہر ربوہ پہنچ گیا تھا یہ واقعات لکھتے ہوئے میرے ذہن میں حضرت امام جماعت الرابع کی ایک بات آ گئی آپ نے صفات باری تعالیٰ کے خطبات میں بیان فرمایا تھا جس کا مفہوم یہ ہے کہ "جو کسی کے لئے بھلائی کرتا ہے بنی نوع کی خدمت کرتا ہے محض للہ حسن سلوک کرتا ہے خدا تعالیٰ اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس کے لئے بھی ویسا ہی کرنا ہے"۔

ان ہر دو واقعات سے ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت ملتا ہے فرشتوں کے وجود کا پتہ چلتا ہے۔

طارق بشیر ملک ایم ایس سی ریاضی

ریاضی کے مسائل

صفر کا تاریخی پس منظر

ریاضی دانوں نے صفر کو ایک منفرد NUMERICAL SYMBOL قرار دیا ہے۔ ابتدائی زمانے میں صفر کو قالبوں کی ترتیب اور انکے حل کے لیے استعمال کیا گیا۔ ہندوستان میں صفر کا استعمال انتہائی قدیم زمانے سے ملتا ہے۔ ہندو لفظ جو صفر کے لیے استعمال کیا گیا وہ SUNYA تھا جس کا مطلب تھا خالی EMPTY شروع شروع میں صفر کو ایک نقطہ "DOT" کی شکل میں لکھا جاتا رہا۔ صفر کے لئے "Dot" کا استعمال عرب اور یورپ میں بھی کافی زیادہ ملتا ہے۔ ہندوستان کے ریاضی دانوں نے صفر کو اس طرح متعارف کروایا۔ یعنی a-a=0 اس تعریف کو انہوں نے منفی "OPERATION" کے لئے استعمال کیا۔ بعض ریاضی دانوں نے اس کی تعریف یوں کی کہ صفر کو اگر کسی نمبر میں جمع کر دیں تو نمبر کی قیمت تبدیل نہیں ہوتی اسی طرح اگر تفریق کیا جائے تو پھر بھی تبدیل نہیں ہوتی۔ پھر یہ بھی کہا گیا کہ اگر کسی مقدار کو صفر میں سے منفی کر دیا جائے تو جواب منفی آئے گا۔ صفر کو فلکیاتی تحقیقی کاموں کے لئے بھی استعمال کیا گیا۔ عبرانیوں اور یونانیوں نے اس مقصد کے لئے قالبوں کا استعمال کیا۔ انہوں نے خالی جگہ کو صفر کا نام دیا وسطی امریکہ میں بھی صفر کا استعمال کیا گیا اور فیبونیکی سیریز FIBONACCI SERIES بھی "0" سے ہی شروع ہوتی ہیں۔ پھر TRIANGULAR NUMBERS کے ذریعے بنائی گئی VANISHING TRIANGLE بھی "0" سے ہی شروع ہوتی ہے۔ یونانی صفر کے لئے OMICRON لکھتے تھے۔ موجودہ شکل میں صفر کا استعمال عربوں کا کارنامہ ہے۔

عربوں نے صفر کے لئے "SIFR" کا لفظ استعمال کیا فیبونیکی نے اپنی کتاب میں 1202 میں "ZEPHIRUM" کہا PLANUDES نے 1340 میں اسے "ZIPHRA" لکھا FINE نے 1530 میں اسی لفظ کو استعمال کیا اطالویوں نے اسے "ZEUERO" "CEUORO" اور "ZEPIRO" کہا۔ مسلم تحریروں میں صفر کو 873 میں دیکھا گیا۔ اسکے بعد یورپی ممالک کے ریاضی دانوں نے مختلف الفاظ کا استعمال کیا۔ 1491 میں CALANDRI نے اور 1494 میں LUCA نے انہی الفاظ کو استعمال کیا۔ بارھویں صدی میں "NULLA" کا لفظ صفر کے لئے استعمال کیا گیا۔ اسی لفظ کو فرنچ اور جرمن زبانوں میں دیکھا گیا۔ METIERS نے 1611 میں HERIGONE نے 1634 میں CAVALIERI نے 1643 میں اور EULER نے 1783 میں "CIPHER" کے لفظ کو استعمال کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

زمیں جب آنکھ کھولے گی

ہالینڈ میں مقیم احمدی شاعر عزیزی جمیل الرحمٰن' کا پہلا مجموعہ کلام بھارت میں کلکتہ سے شائع ہوا ہے۔ اپنے مندرجات کے لحاظ سے یہ مجموعہ پاکستان میں شائع نہ ہو سکتا کیونکہ شاعر نے جماعت احمدیہ سے اپنی والہانہ وابستگی کو بڑے جراتمندانہ انداز میں بیان کیا ہے۔ جمیل الرحمٰن کا یہ مجموعہ کوئی پانچ برس سے اشاعت کا منتظر تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ آخر شاعر کی آرزو پوری ہوئی۔ خدا کرے شاعر کا پیغام بھی لوگوں تک پہنچے۔ میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے۔

پانچ برس پہلے 'یعنی میرے دل کے اپریشن کے معاًبعد' عزیزی جمیل الرحمٰن نے مسودہ مجھے بھیجا اور مجھ سے خواہش کی کہ میں اس کا دیباچہ لکھوں۔ میں نے اپنی علالت کے باوجود' اس مجموعے کو غور سے پڑھا اور اس پر دیباچہ لکھا۔ میں نے اس وقت بھی محسوس کیا تھا اور اب بھی یہی محسوس کر رہا ہوں کہ جمیل الرحمان کے اندر جو باغی بیٹھا ہوا ہے وہ لہجہ میں کسی پابندی کو قبول کرنے کو تیار نہیں! ایسی صورت میں دو چیزیں سامنے آیا کرتی ہیں یا تو شاعر مروجہ اسالیب سے انحراف کرتا ہے یا مروجہ سوچوں سے ہٹ کر سوچتا ہے۔ جمیل الرحمان کے ہاں مروجہ اسالیب سے انحراف کی صورت پیدا نہیں ہوئی اس کی سوچیں مروجہ لگی بندھی سوچوں سے مختلف نکلی ہیں!

عزیزی جمیل الرحمٰن نے یہ کتاب مجھے بھیجی ہے تو اس کے شروع میں ایک نوٹ لکھا ہے کہ "اپنے استاد کی خدمت میں ایک فراموش شدہ پس منظر میں اظہار تشکر کے ساتھ کہ اگر آپ استادانہ حکمت عملی کو بروئے کار لاتے ہوئے میری پہلی غزل پھاڑ کر نہ پھینک دیتے تو شاید یہ کتاب وجود میں نہ آتی۔" جمیل الرحمٰن نے اسے فراموش شدہ پس منظر قرار دیا ہے مگر مجھے وہ منظر اب بھی یاد ہے جب ایک پریشاں بالوں والا پریشاں حال لڑکا کالج میگزین المنار کے لئے ایک غزل لے کر میرے پاس آیا۔ میں نے غزل دیکھی تو اس میں شعریت موجود ہونے کے باوجود' بہت سے ایسے اسقام موجود تھے کہ میں نے اس بچے سے کہا کہ یہ غزل تو بہت ساری اصلاح چاہتی ہے۔ کہنے لگا تو کر دیجئے۔ میں نے کہا نہیں! اسے خود دوبارہ لکھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اس کے ہاں شعریت موجود ہے صرف تن آسانی نظر آتی ہے جس کا علاج خود شاعر ہی کر سکتا ہے کوئی اور نہیں کر سکتا۔ یہ کہہ کر میں نے اس بچے کی غزل پھاڑ کر پھینک دی کہ وہ دوبارہ کوئی اچھی سی چیز لکھ کر لائے۔ چنانچہ وہ لڑکا پختہ گو شاعر بن گیا اور اب اس کا مجموعہ قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔ اس بچے کو یہ بات اب بھی یاد ہے۔ مجھے بھی یاد ہے! اگر میں اس کو تن آسانی سے نجات نہ دلاتا اور شعر میں محنت کرنے کی عادت نہ ڈالتا تو کم از کم یہ مجموعہ نہ چھپتا۔

لندن کے ہمارے ایک مشترکہ دوست ہیں ساقی فاروقی! بڑے منجھے ہوئے ادیب اور شاعر ہیں۔ ایک بار کہنے لگے کہ آپ جمیل الرحمٰن کو میرے حوالے کر دیں۔ میں نے انہیں لکھا کہ اب تک میں اس کو اس کی ڈگر سے نہیں ہٹا سکا تو آپ کیسے ہٹا لیں گے؟ یہی ڈگر جسے وہ بغاوت کی ڈگر کہتا ہے۔ احمدی ہونے کے ناطے ہم لوگ احتجاج بھی کرتے ہیں تو ایک حد کے اندر رہتے ہوئے کرتے ہیں۔ دوسروں کو اس بات کی سمجھ نہیں آتی۔ ساقی فاروقی کا خیال تھا کہ میں نے جمیل کو باغیانہ خیالات کے اظہار سے روکا ہوا ہے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں تھی نہ ہے نہ ہوگی۔ جمیل الرحمٰن اپنے لہجہ میں ہمیشہ ہی منفرد رہا ہے اور رہے گا۔ اس کے موضوعات کا لب لباب یہ ہے کہ روح ہر دور میں آزاد رہا کرتی ہے۔ اس کی زبان بھی اپنے قبیلہ کی زبان ہے

لہجے میں پڑی تھی جو گرہ کھول رہا ہوں۔ میں اپنے قبیلے کی زباں بول رہا ہوں!

جمیل الرحمان اپنے قبیلے کی زبان بولنے والا شاعر ہے اور اس کا قبیلہ وہی ہے جس سے سب اہل درد منسلک ہیں وہ لوگ منسلک ہیں جو راہ وفا کے مسافر کہلاتے ہیں۔ وہ لوگ منسلک ہیں جو اسیران راہ مولیٰ کہلاتے ہیں!

میں نے جمیل کے لہجے کی بغاوت کا ذکر کیا تو یہ بات بیان کرتا چلوں کہ ایسی شاعری کو جو کسی جبر' کسی پابندی' کسی روک کے خلاف ہو اصطلاح میں مزاحمتی شاعری کہلاتی ہے۔ چنانچہ ہمارے ہاں جدید دور کے شعراء میں سے فیض اور پھر حبیب جالب کو مزاحمتی شاعری کا علمبردار کہا گیا ہے۔ ہمارے احمدی شعراء میں سے جس شخص نے خالصتہً "مزاحمتی شاعری کی اور غزل کے رویہ میں کی وہ اکبر حمیدی ہیں مگر جمیل الرحمان بھی اسی مزاحمتی صف میں کھڑا ہے۔ پچھلے دنوں میں کینیڈا میں تھا تو عزیزی رشید ندیم نے احمدیہ ٹی وی کے لئے میرے انٹرویو میں مجھ سے پوچھا کہ ہمارے ہاں مزاحمتی شاعری کی کیا صورت حال ہے؟ میں نے اس سوال کا جواب دینے سے پہلے ایک وضاحت کی کہ مروجہ معنوں میں عام مزاحمتی شاعری کرنے والوں کو کسی جبر کسی ظلم کے خلاف صرف "توقع" ہوتی ہے کہ اس کا استیصال ہو جائے گا مگر جماعت احمدیہ کی مزاحمتی شاعری محض توقع پر قائم نہیں۔ جماعت کی مزاحمتی شاعری کا مزاج "تیقن" کا مزاج ہے یعنی احمدیوں کو اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ حالات بدلیں گے کیونکہ یہ جماعت کوئی دنیاوی جماعت نہیں ایک روحانی جماعت ہے جس پر خدا کا ہاتھ ہے۔ کوئی اسے نقصان پہنچا سکتا ہے نہ پہنچا سکے گا۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے شعراء کی مزاحمتی شاعری میں صرف امید نہیں ہوتی اس امید کے پورا ہونے کا پورا یقین ہوتا ہے۔ اس لئے اسے عام پیمانوں سے ماپا ناپا بھی نہیں جا سکتا۔ جماعت احمدیہ کی شاعری کا مزاج "از باغباں بترس" اور "الا اے دشمن نادان و بے راہ" کا مزاج ہے۔ جماعت کے علم کلام کی بنیاد ہی اس للکار پر ہے۔ سیاسی معنوں میں مزاحمتی شاعری نہ جماعت کے شعراء نے کی ہے نہ کریں گے کیونکہ جماعت کا مزاج سیاسی نہیں! یہی وجہ ہے کہ دوسروں کو احساس ہوتا ہے کہ احمدی شاعر ایک مقام پر پہنچ کر رک کیوں جاتے ہیں؟ وہ رکتے نہیں' بات اپنے ڈھنگ سے کہتے ہیں اس ڈھنگ سے جو دوسروں کا ڈھنگ کا نہیں ہے۔

جمیل الرحمٰن کی مزاحمتی شاعری کا رنگ ان کی نظموں کے عنوانوں سے لگایئے "کوئی فرعون انہیں کیسے جھکا سکتا ہے" "میرے قبیلے کے سب بہادر صفیں جمائے" "مسیح مصلوب ہو رہا ہے" "اس قبیلے میں سب ہی سزاوار ہیں" "شہیدانِ وفا کے خوں سے اس کی داستاں بھی لکھ" "قلب و جاں رقص میں بیڑیاں پاؤں میں" "یہ کون ساعتِ بے مہر ہے کہ جس کی ہوا" "درد کی زنجیر پہنی جاں بکف چلتے رہے" الغرض جمیل کی ساری نظموں کے موضوعات اور عناوین ہی ان کے مزاحمتی مزاج کا پتہ دیتے ہیں۔

اس کی غزلیں بھی اسی آہنگ کی حامل ہیں۔

نقشِ صحرا ہی تو ہیں گھات لگانے والے
کچھ ہواؤں کی بھی سن اپنی سنانے والے

مسافت میں ہو تاریکی مگر منزل تو روشن ہے
اجالے کے مسافر کو اندھیرا کیا ڈرائے گا؟

حصارِ شب میں یقین سحر دلاتے گئے
دعائیں کرتے گئے مشعلیں جلاتے گئے

جمیل کا لہجہ' اپنے آہنگ کے لحاظ سے تمام تر ترقی پسند شاعری کا لہجہ تھا مگر اس میں اس نے تھوڑی سی چاشنی جماعت احمدیہ کے علم کلام کی ڈال کر اسے اور زیادہ موثر اور لذیذ بنا دیا ہے۔

دل کی پکار گنبدِ بے در میں رہ گئی
فریاد گونج بن کے مرے سر میں رہ گئی

لوحِ دعا بنا لیا سارے وجود کو
جبؔ آرزوئے وصل ہی منظر میں رہ گئی

یا پھر جماعت کے علم کلام کی تاثیر کا کرشمہ دیکھئے۔ زمین ہے "عہد نجات لائی زمانے کی جست کیا" شعر دیکھئے۔

مرشد کی اک نگاہ سے دنیا بدل گئی
اب اور پوچھتے ہو مری سرگزشت کیا!

جمیل الرحمان کا یہ مجموعہ کلام اثبات و نفی پبلیکشنز: رپن اسٹریٹ کلکتہ 700016 بھارت سے شائع ہوا ہے۔ اس کی قیمت پاکستان میں 150 روپے ہے اور یورپ میں پانچ پاؤنڈ۔ ملنے کا پتہ درج نہیں۔ غالباً مصنف سے مل سکتی ہے۔ جو ہالینڈ میں مقیم ہیں۔ اے کاش وہ اس کی دستیابی کے بارہ میں معلومات بھی درج کر دیتے۔

دار کے سائے میں چل کر ترے در تک پہنچے
ہم بڑے چین سے تاروں کے نگر تک پہنچے

رات دیوانوں کو دیکھا جو خرد مندوں نے
لڑکھڑاتے ہوئے سب یار کے در تک پہنچے

بربطِ زُلف کے تاروں کو جو چھیڑا ہم نے
اس کے نغمات رگِ جان و جگر تک پہنچے

ہجر میں ہم تو گِنا کرتے ہیں لمحہ لمحہ
دن گذارا نہ کبھی شام و سحر تک پہنچے

میں تو مرنے کو ہوں تیار مگر اے قاتل
میرے مرنے کی نہ جاناں کو خبر تک پہنچے

دیکھ یہ آنکھ کا سیلاب ہے ہنسنے والے
کہیں ایسا نہ ہو پانی ترے سر تک پہنچے

تھام کر کاسۂ جاں شدّتِ فرقت میں منیبؔ
ہم بھی اس رشکِ قمر نورِ سحر تک پہنچے

مقصود احمد منیبؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ا بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیلی وزیر اعظم کی دورہ انڈونیشیا کی خواہش

اسرائیل کے آنجہانی وزیر اعظم رابن اسحاق نے اپنے دور حکومت میں 1993ء میں انڈونیشیا کا غیر اعلان کردہ دورہ کیا تھا اور صدر سہارتو سے ملاقات بھی کی تھی لیکن ان دنوں یا سر عرفات اور سابق وزیر اعظم رابن کے آپس کے تعلقات استوار ہو رہے تھے۔ اور خیال تھا کہ اب اسرائیل فلسطین کے متعلق مثبت رویہ کا اظہار کر رہا ہے۔ اب موجودہ وزیر اعظم نتن یاہو نے بھی اپنے پیش رو کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انڈونیشیا کا دورہ کرنے کا پروگرام بنایا لیکن انڈونیشی حکام نے اسرائیل وزیر اعظم نتن یاہو کی انڈونیشیا کا دورہ کرنے کی درخواست مسترد کردی ہے۔ اور یہودی وزیر اعظم کو اپنے مسلم ملک کا دورہ کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے یہ بات ایک اسرائیلی روزنامہ نے بتائی ہے۔ اس اخبار نے بتایا ہے کہ وزیر اعظم اسرائیل نتن یاہو نے اپنے مجوزہ ایشیا کے دورے کے دوران انڈونیشیا کا دورہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا اور اس مقصد کے لئے انڈونیشی حکام سے رابطہ کیا تھا۔ مگر حکام نے یہ درخواست مسترد کردی اور مسلم ملک کا دورہ کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ انڈونیشیا اسلامی دنیا میں سب سے زیادہ مسلم آبادی رکھنے والا ملک ہے اور اس کے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات ہیں اور سابق وزیر اعظم آنجہانی اسحاق رابن کی طرف سے فلسطین اور اردن سے اسرائیل امن معاہدہ کے بعد دونوں ملکوں کے تعلقات میں کچھ بہتری پیدا ہوئی تھی اور اسرائیل کو یہ امید تھی کہ اب انڈونیشیا اسرائیل کو باضابطہ طور پر تسلیم کرلے گا لیکن اسرائیل میں لیکوڈ پارٹی کی حکومت بننے کے بعد نئے وزیر اعظم کی نئی فلسطین مخالف پالیسیوں کی وجہ سے یہ توقعات ختم ہو گئیں۔ انڈونیشیا ان متعدد مسلم ممالک میں سے ایک ہے جنہوں نے گزشتہ چار برسوں میں اسرائیل کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کے مسئلے پر نظر ثانی کی تھی مگر اسرائیلی حکومت کے یہودی بستیوں کے قیام اور تعمیر کے فیصلہ کے بعد ان تعلقات کا خاتمہ ہو گیا۔ اور دو مسلم ممالک نے خاموشی سے اپنے نمائندے اسرائیل سے واپس بلا لئے۔ اور سب نے اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات منجمد کر لئے۔

ooo

بھارت کی علیحدگی پسند تحریکیں

بھارت کے 50 سالہ جشن آزادی کے بعد سے تمام علیحدگی پسندوں نے اپنی کارروائیاں تیز کردی ہیں۔ آسام کے علیحدگی پسندوں نے کوہاٹی سے اڑھائی سو میل دور سلکاتی کے علاقے میں ٹرین کی پٹڑی کو دھماکے سے اڑا دیا۔ دھماکہ ریموٹ کنٹرول سے کیا گیا۔ اس دھماکے سے تقریباً 90 فٹ پٹڑی کو نقصان پہنچا دھماکہ اس وقت ہوا جب ایک ٹرین وہاں سے گزر رہی تھی جس سے گزرنے والی ٹرین کا ایک ڈبہ تباہ ہو گیا۔ یہ واحد ریلوے لائن ہے جو ملک کے باقی حصوں کو شمال مشرقی علاقے سے ملاتی ہے۔ جس کی سرحدیں برما' بنگلہ دیش' اور بھوٹان سے ملتی ہیں۔ اس دھماکہ کے نتیجہ میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ اب ریلوے لائن کی بحالی تک ٹرین سروس معطل کردی گئی ہے۔ اس دھماکے کا الزام بوڈو قبائل پر لگایا گیا ہے جو علیحدہ وطن کے قیام کے لئے تحریک چلا رہے ہیں۔ آسام میں بدھوں نے اپنا الگ وطن کا مطالبہ تسلیم کرانے کے لئے مسلح تحریک شروع کر رکھی ہے۔

یاد رہے اس سے قبل یہ لوگ راجدھانی ایکسپریس اور ایک دوسری ٹرین کو بھی دھماکہ سے اڑا چکے ہیں جس سے جانی نقصان بھی ہوا تھا۔

دریں اثناء آسام میں اپوزیشن کی پانچ جماعتوں نے دہشت گردی کے واقعات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ خاص طور پر کانگرس نے آسام کی حکومت کی ناکامی پر صوبے میں صدر راج نافذ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ooo

سری لنکا میں خانہ جنگی

سری لنکا کی فوج نے ملک کے شمالی حصہ میں تامل چھاپہ ماروں کے خلاف دوبارہ مہم شروع کر دی ہے۔ اور تازہ جنگ میں سری لنکا کی فوج اور تامل باغیوں کے درمیان ہونے والی جھڑپوں میں فریقین کے 159۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور 264 زخمی ہو گئے۔ سرکاری فوج کے ترجمان نے کہا کہ دونوں طرف مارٹر بموں سے ایک دوسرے کے مورچوں اور بینکروں پر گولہ باری کی گئی۔

سری لنکا کی افواج اس سال مئی کے مہینے سے جافنا جزیرے کو جانے والی خشکی کے راستے پر کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی ہے تاہم تامل باغیوں کی زبردست مزاحمت کی وجہ سے اس میں کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔

تازہ ترین لڑائی اس وقت شروع ہوئی جب سرکاری فوجوں نے جنہیں ٹینکوں اور فضائیہ کی مدد حاصل ہے تامل چھاپہ ماروں کے علاقے کی طرف پیش قدمی شروع کی۔ سرکاری فوج نے شمال میں باغیوں کے زیر قبضہ ایک اہم شاہراہ کو حاصل کرنے کے لئے ایک بڑا حملہ شروع کر رکھا ہے۔ لیکن اسے باغیوں کی طرف سے زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

تاملوں نے فوج کی مدد کے لئے آنے والے دو جنگی طیاروں پر زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل بھی فائر کئے۔ تاہم بتایا جاتا ہے کہ اسرائیلی ساختہ لڑاکا طیاروں کے پائلٹوں نے میزائل شکن نظام کے ذریعے ان میزائلوں کو تباہ کر دیا اور بحفاظت لینڈ کر گئے۔ سری لنکن فوج کے ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ تامل چھاپہ مار امریکہ کے فراہم کردہ سٹنگر میزائل استعمال کر رہے ہیں۔

گزشتہ دو سال کے اندر باغی چھاپہ مار سرکاری فوج کے 12 لڑاکا طیارے تباہ کر چکے ہیں۔

یاد رہے کہ سری لنکا میں یہ خانہ جنگی 1983ء سے جاری ہے جس میں دونوں طرف کی بے شمار ملٹری اور سول آبادی اس خانہ جنگی کا شکار ہو چکی ہے اور ملک سے امن و امان اٹھ چکا ہے۔ بے شمار تاملوں کے علاوہ پچاس سنہالی باشندے بھی تامل باغیوں کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں۔ اور اس کا ابھی تک کوئی انجام نظر نہیں آ رہا۔ تامل باشندے سری لنکا کی کل آبادی کا 18 فیصد ہیں۔

ooo

لبنانی شہر پر اسرائیلی حملہ

لبنان کے ساحلی شہر سیدون جس کی آبادی کم و بیش 80 ہزار کے قریب ہے پر اسرائیلی ائیر فورس نے راکٹوں سے حملہ کیا جس کے نتیجہ میں 8۔ افراد ہلاک اور 38 زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں سے کئی کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ اسرائیل کی طرف سے 1996ء میں کی جانے والی گولہ باری کے بعد جس میں 200۔ افراد ہلاک ہو گئے تھے یہ بدترین گولہ باری ہے۔ اسرائیلی حملہ سے تمام شہر کی بجلی کا نظام تہ و بالا ہو گیا۔ گنجان آباد علاقے میں گولہ باری کے نتیجہ میں عمارتوں کو نقصان پہنچا اور کئی گاڑیاں تباہ ہو گئیں اور ان میں سوار افراد ہلاک یا زخمی ہو گئے۔ لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی کاروباری مراکز بند ہو گئے۔ اور لوگ محفوظ علاقوں کی طرف بھاگنے لگے۔ اس حملہ کے نتیجہ میں مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے خلاف زبردست جذبات پیدا ہو گئے ہیں۔ اس سلسلے میں عرب لیگ کا ایک خصوصی ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس سے خطاب کرتے ہوئے عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عصمت عبدالمجید نے اس حملے کو کھلی جارحیت قرار دیا اور اسے امن کے لئے تباہ کن قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسرائیل کو لگام نہ دی گئی تو حالات کو کوئی بھی کنٹرول نہ کر سکے گا۔ انہوں نے اقوام متحدہ کو بھی اس صورت حالات کا فوری طور پر نوٹس لینے کے لئے کہا۔

لبنان کے وزیر اعظم نے اس موقعہ پر کہا کہ اگر اسرائیل نے اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو یہ علاقہ کبھی امن کا منہ نہیں دیکھ سکے گا۔ اور مشرق وسطیٰ میں کبھی استحکام پیدا نہیں ہو سکے گا اور تشدد کی لہر کو دوبارہ پیدا ہونے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔

ooo

ایران۔ دور رس اصلاحات

ایران کے نئے صدر محمد خاتمی نے کہا ہے کہ انہوں نے تہیہ کر رکھا ہے کہ وہ اس اسلامی ملک میں دور رس ملکی اصلاحات روبہ عمل لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ملک کے لوگوں سے وعدہ کر رکھا ہے کہ میں ان اصلاحات کو ضرور جاری کروں گا۔

ایک انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ ایران میں سیاسی پارٹیوں کے سسٹم کو رواج دیں گے۔ اور اسی طرح پریس کو بھی مکمل آزادی دی جائے گی۔ یاد رہے کہ انقلاب کے رونما ہونے پر تمام سیاسی پارٹیوں پر پابندیاں لگادی گئی تھیں اور پریس پر بھی مختلف قسم کی قدغنیں لگی ہوئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کے خیالات شکایات اور ضروریات حکومت تک پہنچانے کے لئے ہمیں منظم سیاسی پارٹیوں کی ضرورت ہے اور اسی طرح سوشل ایسوسی ایشنز کی بھی۔ اور ایسا ہی ایک مکمل طور پر آزاد پریس بھی ملک کی اہم ضرورت ہے۔ اس لئے حکومت کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ ان اداروں کو پنپنے کے لئے ضروری مواقع اور سہولیات بہم پہنچائے۔

انہوں نے کہا کہ لوگ جانتے ہیں کہ تمام مسائل اور مشکلات ایک روز میں حل نہیں کئے جا سکتے۔ اس کے باوجود میں لوگوں کو حکومت کی نیک نیتی اور ایمانداری کا یقین دلاتا ہوں۔

یاد رہے کہ مئی 1997ء میں محمد خاتمی ایران کے صدر منتخب ہوئے تھے اور انہیں اس الیکشن میں عظیم الشان فتح حاصل ہوئی تھی اور ان کے مخالف کو جو کہ ایک مذہبی شخصیت تھے بہت کم ووٹ ملے تھے۔ اور یہ فتح ان کو اس لئے ملی تھی کہ لوگ سمجھتے تھے کہ وہ ملک کو نئی سوشل اور اقتصادی آزادیوں سے ہم کنار کرنے میں ان کی مدد کریں گے۔

صدر محمد خاتمی نے کہا کہ ان کی ترجیحات میں ملک کی اقتصادی حالت کا بہتر بنانا ہے۔ لیکن اس کے لئے وہ ملک کے لوگوں پر کوئی بوجھ ڈالنے کے حق میں نہیں ہے۔

خاتمی نے کہا وہ مجلس یا دوسرے لفظوں میں پارلیمنٹ کے فیصلوں کی عزت کریں گے اور ان کی کیبینٹ کے متعلق جو بھی فیصلہ پارلیمنٹ کرے گی وہ اس کو خوش دلی سے قبول کریں گے۔

ooo

بقیہ صفحہ 3

دین کی توفیق خدا تعالیٰ کے خاص فضل و احسان و انتہائی پیار کے سلوک کے طفیل مل رہی ہے۔ لجنہ کلینک کا ٹائم شام ساڑھے پانچ بجے تا ساڑھے سات بجے ہے۔ روزانہ 75۔70 تک مریض دیکھے جاتے ہیں۔ مکمل فری کلینک ہے۔ جبکہ صبح دفتر ٹائم بھی دوائی لے سکتے ہیں۔ نہ صرف ربوہ سے بلکہ کراچی تا پشاور تک مریض دوائی لے چکے ہیں اور خدا کے فضل سے مریض صحت یاب ہو رہے ہیں۔ لجنہ کی ممبرات' 12 سال تک عمر کے بچے بہت خوش ہیں کہ ہم بلا جھجک اپنی تمام تفصیل بیماری کی نوعیت بتا کر دوائی لیتے ہیں۔ بہت سہولت ہو گئی ہے۔ عاجزہ کا موقف یہ ہے کہ "ربوہ کی امتیازی خصوصیات" مضمون کے تحت ہومیوپیتھک فری ڈسپنسری کے عنوان میں لجنہ کلینک ربوہ کا ذکر بھی آنا چاہئے تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم میاں محمد صدیق صاحب دار النصر غربی ربوہ ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے خود تشریف لا کر یا خطوط کے ذریعے یا ٹیلی فون وغیرہ کے ذریعہ ان کے جوان بیٹے عزیزم مکرم میاں عامر شہزاد کی ٹرین کے حادثے میں وفات پر تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ وہ درخواست کرتے ہیں کہ جملہ احباب عزیز کی مغفرت اور بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعائیں کریں۔

○ محترمہ سائرہ گل صاحبہ اہلیہ مکرم گل محمد سندھی صاحب ایک عرصہ سے مختلف عوارض سے تشویش ناک حد تک بیمار ہیں۔ گنٹھیا کے مرض نے اس قدر لاچار کر دیا ہے کہ ہاتھ پاؤں ہلانے کھانا کھانے اور کروٹ بدلنے سے بھی بے بس ہو چکی ہیں۔ پتے اور گردے میں پتھری کی وجہ سے ہر وقت بخار رہتا ہے۔ موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سید محمد احسن صاحب گردیزی ولد سید محمد محسن شاہ صاحب انسپکٹر وقف جدید کا دل کا بائی پاس اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔

نکاح

○ مکرم عامر ظہیر صاحب ولد ظہیر الدین صاحب (وفات یافتہ) غلام محمد آباد فیصل آباد کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ راشدہ ریحانہ صاحبہ بنت مکرم رانا منیر احمد صاحب دار لعلوم شرقی ربوہ مورخہ 97-8-15 کو مکرم محمد ارشاد انور صاحب مربی سلسلہ نے بیت الفضل فیصل آباد میں بعوض حق مہر -/50000 روپے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد شریف نمبردار سیکرٹری امور عامہ سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین کا بیٹا عطاء الودود مورخہ 10۔ اگست 97ء بروز اتوار کو دریا میں ڈوب کر۔تقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ عزیز میٹرک کا طالب علم تھا محترم مربی صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اس کی بلندی درجات کے لئے اور لواحقین کو صبر جمیل ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم چوہدری محمد شریف صاحب آف حیدر آباد تھل ضلع بھکر مورخہ 21۔ اگست کو ربوہ میں۔تقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 87 سال تھی

آپ ڈاکٹر فرزند علی صاحب آف ساہیوال اور مکرم چوہدری دلبند علی صاحب امیر ضلع بھکر کے والد تھے۔ آپ کا جنازہ مکرم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے بیت اقصیٰ میں پڑھایا۔ عام قبرستان ربوہ میں امانتاً تدفین ہوئی۔ بوقت تدفین مکرم عبد الرشید طاہر مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ تمام احباب سے ان کی بلندی درجات کی دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید ڈاکٹر عنایت اللہ شاہ صاحب 3۔ ٹمپل روڈ لاہور مورخہ 15۔ اگست 1997ء کو وفات پا گئیں۔

موصوفہ مکرم قاضی محمد حنیف صاحب رفیق بانی سلسلہ کی بیٹی تھیں اور مکرم سید فضل شاہ صاحب یکے از رفقائے بانی سلسلہ کی بہو تھیں۔

ان کی تدفین ماڈل ٹاؤن لاہور میں عمل میں آئی احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

○ محترم ماسٹر غلام نبی صاحب مورخہ 7۔ اگست 97ء صبح ساڑھے دس بجے 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور بعد نماز فجر بیت مبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب دعا کروائی۔

آپ کے ایک پوتے مکرم محمد نعیم اظہر صاحب واقف زندگی ہیں اور ضلع فیصل آباد میں بطور مربی سلسلہ احمدیہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

یوم تحریک جدید اور لجنات

○ 29۔ اگست بروز جمعہ یوم تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ تمام لجنات اس دن کو کامیاب بنانے کے لئے پورا اہتمام کریں۔ اور جماعت سے تعاون کریں۔

اس دن تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الہیہ کا تذکرہ کیا جائے۔ اور مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ یوم تحریک جدید کی رپورٹ بھی ضرور دیں۔

سیکرٹری تحریک جدید لجنہ پاکستان

اعلان دار القضاء

○ محترمہ انیسہ فاضل صاحبہ بابت ترکہ مکرم مولانا عبد الرحمان صاحب انور

محترمہ انیسہ فاضل صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ فاضل احمد صاحب ساکنہ مکان نمبر 29/6 محلہ دار الرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولانا عبد الرحمان صاحب انور ۔تقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان و قطعہ نمبر 38/18 محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ برقبہ 10 مرلہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم ملک لطف الرحمان صاحب (پسر)
(2) مکرم ملک احسان الرحمان صاحب (پسر)
(3) مکرم ملک نعیم الرحمان صاحب (پسر)
(4) مکرم ملک حفیظ الرحمان صاحب (پسر)
(5) مکرم ملک مجیب الرحمان صاحب (پسر)
(6) محترمہ حلیمہ سعدیہ صاحبہ (دختر)
(7) محترمہ امینہ خالدہ صاحبہ (دختر)
(8) محترمہ سلیمہ جلیل صاحبہ (دختر)
(9) محترمہ انیسہ فاضل صاحبہ (دختر)
(10) مکرم ملک انعام الرحمان صاحب (پسر) (وفات یافتہ)

انکے ورثاء یہ ہیں
(1) محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم محمود الرحمان صاحب (پسر)
(3) محترمہ امتہ النصیر صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (30) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

○ (مکرم ریاض احمد لون صاحب بابت ترکہ مکرم غلام نبی لون صاحب)

مکرم ریاض احمد لون صاحب ساکن 159۔ بی، راوی پارک، لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم غلام نبی لون صاحب ۔تقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ میرے علاوہ ان کا کوئی اور وارث نہ ہے۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 6/9 دار النصر ربوہ برقبہ 10 مرلہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

اعلان سکالرشپ

○ کیمبرج کامن ویلتھ ٹرسٹ نے مختلف فاؤنڈیشن۔ تنظیموں۔ اداروں وغیرہ کے اشتراک سے پاکستان کے طلباء و طالبات کے لئے کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ میں پوسٹ گریجویٹ TAUGHT پروگرام اور P.h.d پروگرام کے لئے سکالرشپ دینے کا اعلان کیا ہے۔ سکالرشپ فارم مکمل مندرجہ ذیل پتہ پر 21۔ ستمبر 97ء تک پہنچ جانے چاہئے۔

Cambridge Commonwealth Trust
P.o.Box- 252- Cambridge
CB2 1TZ
England

سکالرشپ فارم کراچی۔ لاہور۔ اسلام آباد اور پشاور میں واقع برٹش کونسل کے دفاتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں نیز فوٹو کاپی شکل میں نظارت تعلیم سے بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

اعلان داخلہ

○ یونیورسٹی لاء کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور نے L L B پارٹ ون (صبح و شام) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ تعلیمی قابلیت میں بیچلرز ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ 40 روپے کے عوض حبیب بینک لیمٹڈ نیو کیمپس سے دستیاب ہیں مکمل داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم ستمبر 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں شجرکاری کا بہترین موسم

○ عموماً سال میں دو مرتبہ شجرکاری کی جاتی ہے۔ موسم بہار میں اور موسم برسات میں۔ اہالیان ربوہ ہر سال اپنی مدد آپ کے تحت گھروں میں، گلیوں میں اور گراسی پلاٹس میں پودے لگاتے ہیں۔ انہی کوششوں کی وجہ سے آج ربوہ میں جگہ جگہ درخت نظر آتے ہیں۔ سالہا سال کے تجربہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ چونکہ ربوہ کی زمین میں کلر زیادہ ہے اور موسم بھی گرم ہے۔ اس لئے موسم بہار میں لگائے گئے پودوں کو جبکہ ابھی وہ چھوٹے ہی ہوتے ہیں جون جولائی کی شدید گرمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور گرم موسم اور کلراٹھی زمین کی وجہ سے وافر مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے اگر مطلوبہ مقدار میں پانی نہ مل سکے تو خطرہ ہوتا ہے کہ پودہ ضائع نہ ہو جائے۔

اس لئے موسم اور زمین کی ساخت کے اعتبار سے ربوہ میں موسم برسات میں لگائے گئے پودے جلد اور بہتر طور پر نشوونما پاتے ہیں کیونکہ برسات کے بعد موسم سرما شروع ہو جاتا ہے اس لئے گرمی کا موسم آنے تک پودے جڑھ پکڑ چکے ہوتے ہیں اور ان میں اتنی طاقت آچکی ہوتی ہے کہ کم پانی میں بھی موسم گرما کا مقابلہ کر سکیں۔ اس لئے اہالیان ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ اس موسم برسات سے فائدہ اٹھائیں اور جلد از جلد اپنی اپنی پسند کے مطابق پودے لگائیں۔

(تزئین ربوہ کمیٹی)

بقیہ صفحہ 1

ہمارے بس میں نہیں ہے وہ ممکن ہو جاتی ہے۔ پھر انسان ایک نئی زندگی میں داخل ہوتا ہے۔ ایسا شخص جو مذہب پر محبت کے نتیجے میں عمل کرتا ہے وہی ہے جو بقا اختیار کر جاتا ہے۔ وہ اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی دوسری دنیا کا انسان بن جاتا ہے اور اسے کوئی خطرہ نہیں۔

(از خطبہ 26۔ اپریل 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26 اگست-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ملک میں ہر طرف ظلم ہی ظلم ہے۔ غریبوں کو انصاف نہیں مل رہا۔ دہشت گرد انسانی خون بہا رہے ہیں۔ جب تک ظلم و جبر' ناانصافی کرپشن' مفلسی ختم نہیں کر لیتا چین سے نہیں بیٹھوں گا۔ وزیر اعظم نے دہشت گردوں کے خلاف میجر اپریشن کرنے کی ہدایت کی ہے۔

○ طالبان مخالف اتحاد نے 28 پاکستانی علماء کو شہید کر دیا ہے۔ ثالثی کے لئے جانے والے ان علماء کو صوبہ جوزجان میں قید کیا گیا پھر قطار میں کھڑا کر کے گولی مار دی گئی۔ جے یو آئی کے امیر حاجی برکت اچکزئی' ان کے بھائی اور 3 بھتیجے بھی شامل ہیں۔ ان میں تین نوجوان حافظ قرآن بھی شامل ہیں۔ کراچی کے ہفت روزہ "ضرب مومن" کے مطابق جمیعت کے کارکنوں اور رہنماؤں پر مشتمل ایک 30 رکنی وفد کوئٹہ کے امیر حاجی برکت اللہ اچکزائی کی قیادت میں ثالثی کی غرض سے گیا جو طالبان کے مخالفین کے ہتھے چڑھ گیا۔ اتحاد کے کمانڈر نے انہیں ہاتھ پاؤں باندھ کر جدید ہتھیاروں سے اندھا فائرنگ کر کے شہید کروا دیا۔

○ اسرائیل نے روس اور چین پر زور دیا ہے کہ ایران کی فوجی امداد نہ کریں۔

○ مغربی بنگال میں سمندری طوفان سے 400 ماہی گیر ڈوب گئے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے اکتوبر میں حکومت کے خلاف ملک گیر تحریک چلانے کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ غیر ملکی ایجنسیاں ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہی ہیں۔ یہ مداخلت ہماری خود مختاری اور حاکمیت کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے ملتان بنچ میں اسامہ بن دلان اور دوسرے پاکستانیوں کے اغوا کے منصوبے اور حکومت پاکستان سے ساز باز کے خلاف رٹ باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کر لی ہے۔ اور حکومت سے جواب طلب کر لیا گیا ہے۔

○ احتساب بنچ نے مشہور گندم سکینڈل ریفرنس میں بلوچستان کے رکن اسمبلی اور سابق صوبائی وزیر خوراک میر عبدالکریم نوشیروانی کو دو سال قید' دس لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید چھ ماہ قید بھگتنا ہو گی۔ انہیں اسمبلی کی موجودہ رکنیت سے نااہل قرار دینے کے علاوہ آئندہ پانچ سال کے لئے انتخابات میں حصہ لینے کا نااہل قرار دیا گیا ہے۔ بی این ایم کے رکن اسمبلی عبدالکریم نوشیروانی نے سابق صوبائی وزیر خوراک کی حیثیت سے تقریباً دو کروڑ روپے کی 15 ہزار ٹن گندم سابق صوبائی وزیر غلام اکبر لاسی اور عبدالستار لاسی کو ادھار دی تھی۔

○ پیپلز پارٹی کے سابق وفاقی وزیر مملکت میر غلام اکبر لاسی کو بھی 10 لاکھ روپے جرمانہ اور عدم ادائیگی کی صورت میں 6 ماہ قید اور پانچ سال کے لئے انتخابات میں حصہ لینے سے نااہل قرار دے دیا گیا ہے۔ ان کے بھائی عبدالستار لاسی کو بری قرار دے دیا گیا ہے۔

○ حکومت دو لاکھ سے زیادہ سرکاری ملازمین کو گولڈن ہینڈ شیک دے گی۔ اس سکیم کے تحت 30۔ ستمبر تک گولڈن ہینڈ شیک کے لئے درخواستیں دی جا سکیں گی۔ کارپوریشنوں' واپڈا' ریلوے' گیس اور ٹیلی فون کے محکموں میں بھی یہ سکیم رائج کی جائے گی۔ رضاکارانہ سکیم سے حکومت کو جبری ڈاؤن سائزنگ کی ضرورت نہیں رہے گی۔ رضاکارانہ طور پر ریٹائر ہونے والے ملازمین کو بانڈز کی بجائے نقد ادائیگی کی جائے گی۔ بینکوں اور مالیاتی اداروں میں بھی 55 سال کی عمر اور 25 سال کی سروس مکمل کرنے پر ریٹائرمنٹ دینے کی تجویز ہے۔

○ بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف بیگم خالدہ ضیاء نے اسلام آباد میں وزیر اعظم محمد نواز شریف سے ملاقات کی ہے۔ اور امید ظاہر کی ہے کہ آئندہ چند سالوں میں پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان دوستانہ تعلقات مزید مستحکم ہوں گے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب پسرور کے نواحی قصبہ میں پانچ سالہ بچی کے گھر تعزیت کے لئے پہنچے جسے 40 سالہ شخص نے درندگی کے بعد قتل کر دیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے بچی کے والد کو ایک لاکھ روپے کی امداد دی اور ڈی ایس پی سمیت 9 پولیس اہلکاروں کو برطرف کر کے ان کی گرفتاری کا حکم دیا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت ناکام ہو چکی ہے۔ حالات بے نظیر دور سے بھی زیادہ تشویشناک ہیں۔ شہریوں کے جان و مال محفوظ نہیں۔ اور مساجد میں نمازی دہشت گردی کا شکار ہو رہے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس شیخ ریاض احمد اور جسٹس ملک قیوم پر مشتمل ڈویژن بنچ نے حکومت کی قائم کردہ خصوصی عدالتوں کو کام کرنے سے روکنے اور انسداد دہشت گردی ایکٹ پر عمل درآمد معطل کرنے کی استدعا نامنظور کرتے ہوئے نواب زادہ نصراللہ خان اور ایم ڈی طاہر ایڈووکیٹ کی درخواستوں پر اٹارنی جنرل پاکستان اور ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ عدالت نے درخواستوں کی مزید سماعت غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دی ہے۔

○ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ انسداد دہشت گردی کا قانون مقاصد پورے ہوتے ہی واپس لے لیا جائے گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس ملک محمد قیوم نے سپریم کورٹ میں ججوں کی آسامیاں کم کرنے کے خلاف دائر درخواست چیف جسٹس کو بھجوا دی ہے۔ اور کہا ہے کہ معاملہ انتہائی اہم نوعیت کا ہے اس کی سماعت کے لئے بڑا بنچ تشکیل دیا جائے۔

○ کسان بورڈ لاہور کے زیر اہتمام زرعی ٹیکس کے خلاف برکی ہڈیارہ میں پرامن کسان ریلی منعقد ہوئی جس میں ہزاروں کسانوں نے شرکت کی۔ اور کہا کہ زرعی ٹیکس اور بھارت کے ساتھ تجارت کے خلاف آئندہ ماہ سے جلوس اور مظاہرے کئے جائیں گے۔ تحریک کو سیاست کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیں گے۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کسانوں سے سوتیلی ماں جیسا سلوک کر رہی ہے۔

○ سرگودھا میں نوری گیٹ کے قریب پولیس کے ساتھ مقابلہ میں دو ڈاکو ہلاک ہو گئے ہیں۔ پانچ ڈاکوؤں نے لاہور جانے والے ایک سرکاری ملازم کی گاڑی چھین لی اور لوٹ مار کی تھی۔ پولیس نے اطلاع ملنے پر تعاقب کر کے ان کی گاڑی پر فائرنگ کر کے گاڑی روک لی۔ پولیس سے مقابلہ میں دو ڈاکو ہلاک اور دو زخمی حالت میں گرفتار کر لئے گئے۔

○ اقوام متحدہ کے تعاون سے پنجاب کے 10 شہروں کے دیہی علاقوں میں پرائمری اساتذہ کے لئے تربیتی پروگرام شروع کر دیا گیا ہے۔ جس کے تحت حافظ آباد' گوجرانوالہ' شیخوپورہ' قصور' اوکاڑہ' ساہیوال' خانیوال' بہاولنگر' کمالیہ اور عارف والہ میں ٹریننگ سنٹر قائم کر دیئے گئے ہیں۔

○ فیصل آباد سے قصور جانے والی بس پر ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے ایک مسافر کو ہلاک کر دیا۔

○ جھنگ اور اس کے گردونواح میں طوفانی بارش ہونے سے چھتیں گرنے سے 2 افراد ہلاک اور 6 شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ دریائے چناب پانی کی سطح بلند ہونے سے شہر کے حفاظتی بندوں کو خطرہ ہے۔ ربوہ اور اس کے گردونواح میں آج صبح سے موسلادھار بارش ہو رہی ہے۔

○ آزاد کشمیر کے سرحدی علاقوں میں زبردست کشیدگی ہے۔ بھارت کی بلا جواز فائرنگ سے 8۔ افراد شہید اور 23 زخمی ہو گئے ہیں۔ جبکہ پاک فوج کی جوابی فائرنگ سے 75 بھارتی فوجی ہلاک اور 80 زخمی ہو گئے ہیں۔

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
رابطہ : انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7231660-81 7223264 7358105

گولڈن جوبلی جشن آزادی کے موقع پر
خدمت کے نئے انداز کے ساتھ
جرمن ہومیوپیتھک فارمیسی کی منفرد ڈوز اثرات و باکفایت ٹنکچر بیل کیساتھ

ہومیو ٹنکچر 10mL	6x-30-200	1000/m	10m-cm
شیشے کے ڈراپرز میں	10/-	14/-	16/-
پلاسٹک ڈراپرز میں PK	8/-	12/-	14/-

جرمنی سیل بند پوٹینسی	30	200	1000	Cm	Q-A	6x ۔ 30
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خاص رعایت	40/-	45/-	65/-	105/-	75/-	35/-

خصوصی پیشکش: 117۔ ادویات کا بکس بمع ادویات۔ 10mL شیشے کے ڈراپرز میں 1450/ PK پلاسٹک ڈراپرز میں 1250/-
خاص تحفہ: جرمن ہومیوپیتھک فارمیسی کی منفرد ویلیٹ 3000/- روپے اور جرمنی سیل بند منفرد ویلیٹ 6000/- روپے کی خرید پر ایک خاص تحفہ؟ تفصیل کیلئے جوابی لفافہ ارسال کریں یا خود ملیں۔
نوٹ: قیمتیں اور تحفہ محدود مدت کیلئے ہے۔ جلد فائدہ اٹھائیں۔ اسکے علاوہ ہر قسم کے ڈراپرز' ٹیوبز' گولیاں' شوگر اور کتابیں رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ — فون نمبر 04524-212399 پوسٹ کوڈ 35460

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام/30 ، 60 گرام/90 ، 100 گرام/150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) 250/-
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
فون دوکان: 212837 گھر: 212175
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ